Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بمروز متکل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۵ صفر ۱۳۹۲ھ ، ۲۱ امان ۱۳۵۱ ہش ، ۲۱ مارچ ۱۹۷۲ء	نمبر ۶۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ امان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۹ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۰ امان - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع ہے کہ:-

آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے لڑکے عزیز ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی سینئر ریسرچ آفیسر۔ پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ پشاور کو ۱۰/۱۱ امان کی درمیانی شب کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر دے اور والدین اور دیگر متعلقین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی بی۔اے۔
نائب ناظم مال وقفِ جدید ربوہ

میرے والد محترم حکیم نظام جان صاحب گذشتہ مئی سے گوجرانوالہ میں بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم عبد الحمید، چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

"یومِ مسیح موعودؑ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعتہائے احمدیہ ہر سال ۲۳ مارچ کو "یوم مسیح موعودؑ" کے موقعہ پر جلسے کرتی آئی ہیں۔ امسال ۲۳ مارچ بروز جمعرات "یوم مسیح موعود" کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر کسی جگہ حکومت کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا ہو تو اندریں صورت جماعتوں کو چاہیئے کہ اس تاریخ پر حکومت کی اجازت سے اپنے اپنے ہاں اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں۔ اور اس کی رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد کو بھی بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ مجھے خُدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے

خُدا تعالیٰ کے اِس فعل پر اگر تم اعتراض کرو تو یہ سخت حماقت ہے

"جس کو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا۔ اور تمہاری گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اِس پر اعتراض کرو تو سخت حماقت ہے۔

مَیں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآنِ مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خُدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدمؑ کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے۔ فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔ اِس خلافتِ آدمؑ پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مُفْسِد فِی الْاَرْض اور مُنْسَفِكُ الدَّم ہے۔ مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا۔ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر اُنہیں آدمؑ کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو۔ تو مَیں اُسے کہہ دُوں گا۔ کہ آدمؑ کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ اِبٰی اور اِستکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے۔ تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدمؑ کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ پھر مَیں کہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادتمند فطرت اُسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی۔ اگر ابلیس ہے تو وہ اِس دربار سے نکل جائے گا۔ پھر دُوسرا خلیفہ داودؑ تھا۔ یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ۔ داؤدؑ کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا۔ اُن کی مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وُہ انارکسٹ لوگ آپ کے قلعہ پر حملہ آور ہُوئے اور کُود پڑے۔ مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا۔ جو اس کی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا۔ . . . کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خُدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ امان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منافقوں کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کا قرآنی طریق

قبل ازیں ایک ادارتی مقالہ میں ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنّت کے مطابق ایک الٰہی جماعت کو جب وہ مستحکم بنیادوں پر اچھی طرح منظم ہو جاتی ہے بعض اندرونی دشمنوں یعنی منافقوں کی ریشہ دوانیوں کا بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ایک الٰہی جماعت میں چھُپے منافقین کا ہونا اس کی کمزوری پر نہیں بلکہ اس کی تنظیم کی مضبوطی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ منافقین اپنے مذموم ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ کیونکہ ناکامی و نامرادی کا خمیر خود ان کے اندر پہلے سے موجود ہوتا ہے البتہ ان کے ضرر سے بچنے کے لئے مومنوں پر بعض فرائض عائد ہوتے ہیں جنہیں پوری مستعدی اور چوکسی سے بجا لانا ان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"منظم جماعتوں میں منافقوں کا گروہ ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تنظیم نہ ہو تو منافقت کرنے کی ضرورت کم ہی ہوتی ہے۔ . . . جماعتِ احمدیہ چونکہ ایک منظّم جماعت ہے اُسے اس خطرہ کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے۔ منافقوں کا وجود اس میں پایا جانا اس کی کمزوری کی علامت نہیں بلکہ اس کی تنظیم کا ثبوت ہے۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ منافقوں کی چالوں کو جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں سمجھے اور انہیں مدّنظر رکھ کر منافقوں کو پہچانے اور اُن سے وہی معاملہ کرے جو قرآن کریم نے تجویز کیا ہے اور ان کے ہتھکنڈوں میں نہ آئے کہ وہ شیطان کی طرح خیر خواہ بن کر ہی حملے کیا کرتے ہیں۔" (تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل ص ۱۹۶)

یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ منظم جماعتوں میں منافقین کا وجود ضرور ہوتا ہے، اور مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ علامات کی روشنی میں منافقوں کو پہچانیں ان کے ہتھکنڈوں میں نہ آئیں اور اُن فرائض سے ہرگز غافل نہ ہوں جو قرآنِ مجید کی رُو سے اُن پر عائد ہوتے ہیں، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ فرائض کیا ہیں اور انہیں بجا لانے کا کیا طریق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں منافقوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں مومنوں پر عائد ہونے والے فرائض پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اِس بارہ میں بڑی تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ پہلی ہدایت اللہ تعالیٰ نے یہ دی ہے کہ وہ منافقوں کے بہکاوے میں ہرگز نہ آئیں، ان کی باتوں پر قطعاً کان نہ دھریں اور ان سے کوئی واسطہ نہ رکھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ (الاحزاب آیت ۴۹)

اور کافروں اور منافقوں کی بات ہرگز نہ مان اور ان کی ایذاء دہی کو اُن کے لئے ہی چھوڑ دے اور اللہ پر توکل کر اور اللہ کارسازی میں کافی ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کافروں اور منافقوں کو ایک ہی سطح پر رکھا ہے اور ان سے معاملہ کرنے میں مومنوں کو تین ہدایتیں دی ہیں۔

اوّل یہ کہ مومنوں کا فرض ہے کہ وہ منافقوں کی قطعاً کوئی بات نہ مانیں، اُن کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آئیں اور ان کی کسی بات پر قطعاً کان نہ دھریں۔

دوم یہ کہ وہ ان کی ایذاء دہی سے قطعاً نہ گھبرائیں اور اُن سے قطع تعلق کر لیں۔

سوم یہ کہ اللہ پر پورا پورا توکل رکھیں اور اس یقین پر قائم رہیں کہ یہ لوگ اپنے بد ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ان کا ناکام و نامراد رہنا یقینی ہے۔

سورۃ النساء میں بھی اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے نفاق کو واضح کرنے کے بعد اُن سے متعلق یہی ہدایتیں مومنوں کو دی ہیں چنانچہ فرماتا ہے:-

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ (النساء آیت ۸۲)

اور وہ (یعنی منافقین) کہتے ہیں کہ ہمارا کام تو فرمانبرداری ہے۔ پھر جب تیرے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ جو کچھ تُو کہتا ہے اس کے مخالف تدبیریں کرتا ہے اور جو تدبیریں وہ کرتے ہیں اللہ انہیں محفوظ کرتا جاتا ہے اس لئے تو ان سے اعراض کر (یعنی ان سے پیٹھ پھیر لے)۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کے بعد کسی اَور کارساز کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح سُورۃ القلم میں اللہ تعالیٰ نے کافروں اور منافقوں کے بعض خصائص بیان کر کے مومنوں کو ان کی باتوں پر کان نہ دھرنے اور ان کی کوئی بات نہ ماننے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ (القلم آیات ۹ تا ۱۴)

تو اُن جھٹلانے والوں کی بات نہ مان۔ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ تُو اپنے دین میں کچھ نرمی کرے تو وہ بھی اپنے طریق میں کچھ نرمی کریں۔ اور تُو اس کی بات کبھی نہ مان جو قسمیں کھاتا ہے لیکن ذلیل کا ذلیل ہی رہتا ہے، جس کو نیکیوں پر طعنہ کرنے اور اُنگلی چُغلیاں کرنے کی عادت ہے، جو نیکیوں سے روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا اور گناہ گار ہے اور بدلگام بھی ہے اور خدا کا بندہ ہو کر شیطان سے تعلق رکھنے والا بھی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آنے اور انکی کوئی بات نہ ماننے کی تلقین فرمائی ہے اور ساتھ ہی اُن کی بُری خصلتوں کی بھی نشاندہی فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ یہ لوگ اپنی بُری خصلتوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ چنانچہ تکذیب، دین میں ناروا نرمی کا مطالبہ، اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے قسمیں کھانا، مومنوں کو طعنے دینا اور اُن کی ہنسی اُڑانا، اُن کی جھوٹی شکایتیں لگانا، نیکیوں سے دوسروں کو روکنا، حد سے تجاوز کرنا، گناہوں کا ارتکاب کرنا، بدلگام ہونا، شیطان کے اشاروں پر چلنا یہ سب باتیں کافروں کی طرح منافقوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر ان میں سے ہر ایک بُرائی کا الگ الگ نام لے کر واضح کیا ہے کہ یہ سب بُرائیاں منافقوں میں پائی جاتی ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی علامات بیان کر کے اُن کی بات نہ ماننے، اُن سے کوئی واسطہ نہ رکھنے اور اُن کے ضرر سے بچنے کے لئے اللہ پر توکل کرنے کی ہی تلقین نہیں فرمائی ہے بلکہ اِس بارہ میں ایک اَور حکم بھی دیا ہے۔ ہر چند کہ وہ حکم از خود توکل علی اللہ کی ہدایت میں بھی شامل ہے تاہم اللہ تعالیٰ نے اِس کا علیحدہ بھی ذکر کیا ہے اور وہ ہے منافقین کے شر اور اُن کے ضرر سے بچنے کے لئے انتہائی تدبیر سے کام لینا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق میں انتہائی تدبیر بروئے کار لانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ ..... الخ (التوبہ آیات ۷۳، ۷۴)

اے نبی! کفّار اور منافقوں سے جہاد کرو (یعنی انتہائی تدبیر اور کوشش بروئے کار لاؤ) اور اُن کے ساتھ سخت رویہ رکھو۔ اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔ وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اُنھوں نے کوئی بُری بات نہیں کہی حالانکہ انہوں نے کُفر کی بات کہی ہے اور اسلام لانے کے بعد کُفر کیا ہے اور اسلام کے خلاف ایسی مکروہ باتوں کا ارادہ کیا ہے جن کو وہ حاصل نہیں کر سکتے . . . .

پس اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں منافقوں کی علامات بیان کرنے کے بعد مومنوں کو اُن کی کوئی بات نہ ماننے، اُن سے اعراض کرنے، اُن کے شر سے بچنے کے لئے انتہائی تدبیر بروئے کار لانے اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور یہی مومنوں کے وہ فرائض ہیں جنہیں منافقوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں ادا کرنا اُن کے لئے ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جشنِ فارس

(مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

ماہ اکتوبر ۱۹۷۱ء کے دوسرے ہفتہ میں ایرانی شہنشاہیت کی اڑھائی ہزار سالہ برسی نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منائی گئی ہے۔ اس عظیم الشان جشن کا آغاز عظیم فاتح شہنشاہ خورسؑ کے مزار پر حاضری دینے سے کیا گیا۔ چونکہ اس تاریخی جشن میں شہنشاہِ ایران کی خاص دعوت پر بہت سے سربراہان مملکت اور قومی رہنماؤں نے شرکت کی۔ اس لئے تمام دنیا میں اس "جشنِ فارس" کی دھوم مچ گئی۔ الغرض پُر شوکت جشنِ فارس زمانۂ حال کا ایک غیر معمولی واقعہ ہے جس کے نتیجہ میں ایک بار ساری دنیا کی توجہ سرزمین فارس، اور فارس کے عظیم فرزند "قدیم فاتح اور عادل حاکم شاہ خورسؑ کی طرف پھر گئی۔

شہنشاہ خورسؑ کا وجود محض ایک سیاسی وجود نہیں بلکہ الٰہی منشاء کے ماتحت اس وجود نے اپنے زمانہ میں عظیم الشان کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ دنیا میں ہدایت اور راستی کو فروغ دیا اور فتنہ و فساد پھیلانے والوں کا استیصال کیا۔ بائیبل خورسؑ کے کارناموں پر گواہ ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل کتاب قرآن مجید نے شہنشاہ خورسؑ کے نام اور کارہائے نمایاں کو "ذوالقرنین" کے ذکر سے تاقیامت زندۂ جاوید بنا دیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ امر ایک ثابت شدہ حقیقت معلوم ہوتا ہے کہ ذوالقرنین بادشاہ سے مراد قرآن کریم میں خورسؑ بادشاہ ہی ہے۔"

("تفسیر کبیر" سورۃ الکہف)

شاہ خورسؑ (جس کا صفاتی نام قرآن مجید نے "ذوالقرنین" بیان فرمایا) کے اڑھائی ہزار سال بعد سرزمین فارس میں ایک عظیم الشان جشن منایا گیا۔ اس جشن میں عالمی شہرت کی حامل شخصیتوں نے شمولیت اختیار کی اور اس جشن کا تمام دنیا میں خاص چرچا ہوا۔ جس سے طبعاً "ذوالقرنین" کی شخصیت اور سرزمین فارس کی طرف تمام دنیا کے لوگوں کی توجہ خاص طور پر پھیری گئی۔ کیا یہ تمام امور محض ایک معمولی یا وقتی یا ایک اتفاقی حیثیت رکھتے ہیں؟ یا اہل ایمان اور صداقت کی متلاشی روحوں کے لئے خاص مشیت الٰہی کے ماتحت یہ واقعات بطور ایک نشان کے ظہور میں آئے ہیں؟ مستقبل کا مؤرخ دنیا میں عنقریب رونما ہونے والے انقلابات و واقعات کو دیکھ کر اس سوال کا جو جواب دیگا وہ یقیناً دین اسلام اور قرآن مجید کی صداقت کی کھلی کھلی تائید پر مبنی ہوگا۔ لیکن اہلِ ذوق اہل بصیرت اور اہل ایمان آج بھی ان واقعات کو دیکھ کر آنے والی اسلامی فتوحات کے تصور سے وجد میں آئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ان کی روحیں آستانۂ الٰہی پر بے اختیار جھک جائیں گی۔ دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جائیں گے اور زبانیں بے اختیار آقائے مکی و مدنی پر درود و سلام بھیجنے لگ جائیں گی۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عظیم الشان فارسی الاصل وجود کی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ قرآن مجید کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق "ذوالقرنین" بھی تھا اور اہلِ البصیرت اور اہل ایمان یقیناً حالیہ "جشن فارس" کو قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئندہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیوں کی صداقت اور عنقریب نہایت شان و شوکت کے ساتھ ان تمام پیشگوئیوں کے عملاً پورا ہونے کے لئے بطور ایک خاص علامت اور نشان کے سمجھتے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ واللہ المستعان۔

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ آج سے اڑھائی ہزار سال قبل اپنی زیرنگین آبادی کو "یاجوج و ماجوج" یعنی شمال کے فتنہ جُو اور ظالم قبائل کی دست برد سے بچانے کے لئے ذوالقرنین (اوّل) نے ایک ناقابل عبور سدّ اور روک تعمیر کی تھی۔ (سورہ کہف ع) اس کے نتیجہ میں ایک عرصہ کے لئے یہ شمالی قومیں براعظم ایشیاء کے سرسبز اور زرخیز علاقوں پر براہ راست حملہ آور ہونے سے روک دی گئیں۔ اگرچہ وہ قومیں یورپ میں پھیل گئیں۔ لیکن ایشیائی ممالک پر تسلط کا شدید جذبہ و جنون ان کے اندر قائم رہا۔ چنانچہ آخری زمانہ میں "یاجوج و ماجوج" کے عظیم خروج کی پیشگوئی قرآن مجید (سورہ انبیاء ع) اور احادیث (ترمذی ابواب الفتن) میں موجود ہے۔

"ذوالقرنین" اوّل کی طرف سے یاجوج و ماجوج کی یلغاروں کے سد باب کا بالواسطہ نتیجہ آخری زمانہ میں یاجوج و ماجوج کے عظیم فتنہ کی شکل میں نکلا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یاجوج و ماجوج کے آئندہ فتنہ کے علاج کے لئے ایک خاص وجود "ذوالقرنین" ثانی کے طور پر دنیا میں آنا مقدر تھا۔ اس اجمال کی تفصیل سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی مندرجہ ذیل پُر حکمت و پُر معرفت تحریر میں ملتی ہے۔

"یاجوج و ماجوج اُن قوموں کا نام ہے جو شمالی ایشیاء اور مشرقی یورپ کے علاقوں میں رہتی تھیں۔ ایشیاء کی زرخیزی کی وجہ سے وہ اس پر حملے کرتی تھیں۔ اگر ان حملوں میں وہ کامیاب ہو جاتیں تو جس طرح آریہ قوم ہندوستان میں بس کر دوسری پرانی قوموں میں رل مل گئی ہے۔ یہ قومیں بھی ایشیاء کے مختلف ممالک میں پھیل کر دوسری اقوام کے ساتھ مل جاتیں اور ہر ملک کے مطابق مذاہب اختیار کر لیتیں۔ اور کسی ایک مذہب پر جمع نہ ہوتیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت سے ہوا یہ کہ ذوالقرنین .... نے ان اقوام کے حملوں کو بڑی سختی سے روک دیا اور یہ اقوام ایشیاء کے انتہائی شمال مغرب اور یورپ کے مشرق میں گھر گئیں اور ذوالقرنین نے اس امر کا انتظام کیا کہ ان اقوام کے ایشیاء میں آنے کی صورت ہی نہ رہے اور گویا ایک قسم کا بائیکاٹ کر دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ اقوام یورپ میں پھیلنی شروع ہوئیں۔ اور چونکہ یورپ میں مذاہب میں سے صرف مسیحی مذہب تھا۔ باقی بت پرستی ہی بت پرستی تھی۔ اس لئے دنیا کے پرانے مذاہب میں سے ان اقوام کو صرف مسیحیت سے واسطہ پڑا اور یہ اقوام آہستہ آہستہ سب کی سب مسیحی ہوگئیں اور ساری قومیں ایک ہی مذہب میں شامل ہو کر دوسری دنیا کے مقابلہ میں ایک زبردست جتھہ بن گئیں۔ اس طرح مذہبی عداوت کا بیج بو یا گیا اس کے علاوہ چونکہ ذوالقرنین کے ماتحت اور اس کی پالیسی پر عمل کر کے سب ایشیاء نے اُن کو شمال کی طرف دھکیل دیا جو اس زمانہ کے لحاظ سے سب سے ردّی اور سب سے حقیر علاقہ تھا۔ اُن قوموں کے اندر ایشیاء اور مشرق کی طرف آنے کی ایک زبردست خواہش پیدا ہو گئی جو اپنی شدت کی وجہ سے ہر نسل سے دوسری نسل کی طرف ورثتہً منتقل ہوتی چلی گئی۔ اور اس طرح سیاسی عداوت کا بیج بویا گیا۔"

غرض ذوالقرنین ایک لحاظ سے یاجوج و ماجوج یا دجالی فتنہ کے پیدا کرنے کا موجب ہوا۔......

ذوالقرنین کے ذکر میں ایک اور حکمت بھی ہے اور وہ یہ کہ ذوالقرنین مادہ اور فارس کا بادشاہ تھا۔ پس اس لحاظ سے کہہ سکتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج کی پیدائش ایک فارسی نسل کے انسان کے ذریعہ سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو اُس کے نیک بندے ہوں جب اُن کے کسی نیک فعل کے ثانوی ردّ عمل کے طور پر کوئی بدی پیدا ہو تو وہ انہی کی اولاد یا ہم وطن یا مثیل کے ذریعہ سے اس بدی کو دور کر دیتا ہے کہ اس کے نیک بندے کے نام ایک دور کا عیب بھی منسوب نہ ہو۔ پس ذوالقرنین کا ذکر اس جگہ اس لئے کیا گیا تا اس خبر کو بطور پیشگوئی بیان کر کے ایک دوسرے ذوالقرنین کی خبر دی جائے جو فارسی الاصل ہوگا۔ اور یاجوج و ماجوج کا مقابلہ کر کے اس کے زور کو توڑے گا۔ اور اس طرح پہلے ذوالقرنین پر سے الزام کو دور کرے گا اور ذوالقرنین کا نام اس وجہ سے پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے دو قوتوں کا وارث بنائے گا۔ ایک مہدویت کی قوت اور ایک مسیحیت کی قوت۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کے وارث ہونے کی وجہ سے مہدیؑ کہلائے گا اور حضرت مسیح کی صفات کو اخذ کرنے کی وجہ سے مسیح کہلائے گا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ لَا مَھْدِیَ اِلَّا عِیْسٰی پس ان دونوں قوتوں کے حاصل ہونے کے سبب سے اس کا نام ذوالقرنین ہوگا۔ نیز اس وجہ سے بھی کہ وہ بعض پیشگوئیوں کے مطابق دو صدیوں کو پائے گا۔ یعنی ایک صدی کے خاتمہ پر وہ خدا تعالیٰ سے الہام پائے گا اور دوسری صدی کے شروع ہونے پر اپنا کام ختم کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھایا جائے گا.......

احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ جو قرآن کریم میں آتا ہے کہ ایک اور جماعت بھی ہوگی جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر قرآن کریم پڑھائیں گے اس سے کیا مراد ہے۔ یعنی اگر آپ فوت ہو چکے ہونگے تو یہ کام کس طرح کریں گے۔ اس کے جواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسیؓ کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِّنْ ھٰٓؤُلَآءِ (بخاری عن ابی ہریرہ) اور ابن مردویہ نے سعد ابن عبادہ سے جو روایت کی ہے اس میں لکھا ہے رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ کہ فارسی لوگ ایمان کو پھر واپس لے آئیں گے اور بعض روایات میں "رَجُلٌ" کا لفظ بھی آتا ہے (بخاری) یعنی ایک خاص موعود کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ان سب روایات کو ملا کر معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص موعود شخص جو فارسی الاصل ہوگا۔ آخری زمانہ میں ایمان کے اٹھ جانے کے بعد پھر ایمان کو واپس لائے گا اور اس کے اس کام میں بعض اور فارسی الاصل لوگ بھی اس کے مؤید ہوں گے۔ اب رہا یہ سوال کہ اس کا یاجوج و ماجوج کے زمانہ سے کیا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی یہ حالت آخری زمانہ میں ہوگی جب کہ یاجوج و ماجوج اور دجال کا ظہور ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں

(باقی …)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب مرحوم آف مرالہ

کی یاد میں

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے بی ایڈ ہیڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

میرے والد مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب آف مرالہ ضلع گجرات ۱۳ فروری کو بس کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب مرحوم کو دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے اپنے ماحول میں بلند مقام حاصل تھا۔ گاؤں کے ہر کام اور ہر فیصلہ میں آپ کی موجودگی ضروری سمجھی جاتی تھی باہمی تنازعات کے تصفیہ میں آپ پر پورا اعتماد کیا جاتا۔ خدمت خلق اور رفاہ عامہ کے کاموں میں آپ بہت دلچسپی لیتے تھے گاؤں میں دوسرے سرگروہ لوگوں کی مخالفت کے باوجود لڑکیوں کا پرائمری سکول منظور کروا دیا اور استانی کی تنخواہ ایک عرصہ تک اپنی جیب سے ادا کرتے رہے گاؤں میں ایک گندہ جوہڑ تھا جو مچھروں کی آماجگاہ ہونے کی وجہ سے گاؤں کے لوگوں کی صحت کے لئے مستقل خطرہ تھا۔ آپ نے اسے پُر کروا دیا اور پھر اسی جگہ لڑکیوں کے سکول کی عمارت کھڑی کی۔ گاؤں والوں کے تعاون سے گاؤں کی نالیاں اور گلیاں پختہ بنوائیں آپ کہیں گند وغیرہ دیکھتے تو فوراً صفائی کے لئے کمربستہ ہو جاتے آپ کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی تعاون کرنا شروع کر دیتے لوگوں کے کام کرنے یا کروانے کے لئے آپ میلوں ان کے ساتھ جاتے اکثر پیدل سفر کرتے ورنہ سائیکل پر تشریف لے جاتے اگر بس یا ریل میں جانا ہوتا تو کرایہ ہمیشہ اپنی جیب سے ادا کرتے۔ بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب میں باوجود شدید مخالفت کے آپ ہمیشہ کامیاب ہوئے، بے حد مہمان نواز اور غریب پرور تھے آپ کی ان خوبیوں کی وجہ سے آپ کی وفات پر اشد مخالف بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ مرالہ یتیم اور لاوارث ہو گیا ہے۔

گاؤں میں آپ پہلے شخص تھے جنہوں نے احمدیت کو قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔ بعد میں آپ کی انتھک کوشش کے نتیجہ میں وہاں ایک مخلص جماعت قائم ہو گئی جس کے آپ ۲۰ سال تک متواتر پریذیڈنٹ رہے تبلیغ کا آپ کو بیحد جنون تھا اور اس کا کوئی موقعہ آپ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ سفر ہو یا حضر شادی ہو یا ماتم آپ تبلیغ کی کوئی نہ کوئی صورت نکال لیتے اگست ۱۹۷۰ء میں میری بھاوجہ فوت ہوئیں اور چند ماہ بعد ۱۳ دسمبر ۱۹۷۰ء کو میری والدہ کا انتقال ہوا دونوں مواقع پر کثرت سے احمدی اور غیر از جماعت اشخاص اور دوسرے لوگ تعزیت کے لئے آئے۔ آپ سارا سارا دن انہیں تبلیغ کرتے۔ خاندان کے بعض افراد نے آپ کے اس رویہ کو برا منایا اور اسے صدمہ کا کوئی اثر نہ لینے سے تعبیر کیا۔ آپ کو معلوم ہوا تو فرمایا۔ آپ لوگ بیشک برا منائیں مگر میں ان مواقع کو ہاتھ سے نہ جانے دوں گا۔ زندگی چار روزہ ہے ہمیں اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ میں تو ہر وقت ایسے موقع کی تلاش میں رہتا ہوں کہ دوست احباب جمع ہوں تو میں پیغام حق انہیں پہنچاؤں سفر میں کہیں جا رہے ہوں یا کہیں مقیم ہوں تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھتے۔ ہم بعض اوقات درخواست کرتے کہ سفر کے دوران بس یا ریل میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں آپ کم از کم سفر میں تبلیغ نہ کیا کریں مبادا کوئی شخص ایسی حرکت کرے جو آپ کی بزرگی کے تقاضا کے منافی ہو مگر آپ فرمایا کرتے آپ لوگ اطمینان رکھیں کہ تبلیغ کے سلسلہ میں کوئی شخص میری ذات عزت اور وقار کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ تعالیٰ میری حفاظت کرے گا۔

آپ کو سچی خوابیں آتیں جو آپ موقع اور محل کے مطابق اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو سنا دیتے اور پوری ہو جانے کے بعد وہ ان کے ایمان کے ازدیاد کا موجب بنتیں۔ خلافت ثالثہ کے قیام سے پہلے آپ کو بذریعہ خواب بتایا گیا تھا کہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح ہوں گے اپنی ذات کا علم بھی آپ کو خواب کے ذریعہ دے دیا گیا تھا۔ چنانچہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ہماری والدہ تشریف لائی ہیں اور فرماتی ہیں "بسم اللہ آپ آجائیں ہمیں بہت اچھی جگہ مل گئی ہے" آپ نے یہ خواب وفات سے قبل ہی دونوں بہنوں کو بتا دی تھی۔ ۱۳ فروری کو وفات سے صرف ایک دن قبل جب آپ ایک برات کے ساتھ بس میں سفر کر رہے تھے میری دونوں بہنوں کو ضروری نصائح بھی فرمائیں اور صبر و شکر کی تلقین کی اور لین دین کے متعلق بھی سب کچھ سمجھا دیا۔ والدہ ماجدہ کی وفات پر ہمیں نصیحت کی کہ روئیں نہیں بلکہ دعا کریں کہ اس سے زیادہ صدمہ تمہیں پیش آنے والا ہے۔

اپنی صداقت شعاری کی وجہ سے آپ اشد مخالفین میں بھی مشہور تھے ہمیشہ سچی گواہی دیتے میرا ایک بھائی ایک دفعہ ایک فوجداری جرم کے سلسلہ میں گرفتار ہو گئے۔ ان کے ساتھ بعض اور افراد بھی تھے۔ جو یونہی اس جرم میں شریک کر دیئے گئے آپ نے عدالت میں اپنے بیٹے کے جرم سے متعلق سچی گواہی دی۔ وکلاء نے منع بھی کیا لیکن آپ باز نہ آئے اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی سچی گواہی کی لاج رکھ لی۔ اور سیشن جج کی عدالت سے سب کو بری کر دیا گیا۔ اور آپ کو قبل از وقت بتا دیا کہ "مرالہ والے بری ہو گئے"۔

آپ بہت متوکل علی اللہ بزرگ تھے تہجد گزار تھے۔ دعاؤں پر خاص زور دیتے اولاد کے متعلق ہمیشہ یہ آرزو تھی کہ وہ دین کی خدمت کرے۔ مجھے خاص طور پر اس کی تلقین فرمایا کرتے۔ جس سال حضرت مولانا شمس صاحب فوت ہوئے۔ اس سال میں نے بی ایڈ کر لیا تھا۔ میں نے والد صاحب مرحوم کی خدمت میں زندگی وقف کرنے کے ارادہ کا اظہار کیا آپ بہت خوش ہوئے اور فوری طور پر درخواست لکھوا دی گئی۔ بعد میں آپ نے حضور کی طرف سے جواب کا انتظار کئے بغیر مجھے ربوہ جانے اور حضور کی خدمت میں پیش ہونے کی ہدایت فرمائی میں آپ کے ارشاد کی تعمیل میں ربوہ حاضر ہوا۔ اور حضور نے ازراہ شفقت میرا وقف منظور فرما لیا اور میرا تقرر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں عمل میں آیا۔

قرآن کریم سے آپ کو بہت عشق تھا اور اس کے معارف کے سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلیٰ بصیرت عطا کی تھی۔ آپ اپنی زندگی میں اپنی اولاد اور جماعت کے دوسرے افراد کو خلافت کے ساتھ وابستگی اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی نصیحت فرماتے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو جہاں اس صدمہ کو برداشت کرنے اور صبر جمیل کی طاقت بخشے وہاں وہ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چل کر خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اللھم آمین۔

سال رواں اور شکرگزاری کے نئے تقاضے

گذشتہ سے پیوستہ سال اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور فضل کے نتیجہ میں انصار اللہ کو شکرگزاری کے طور پر عزم کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ کہ گذشتہ سال کو مالی لحاظ سے نمایاں حیثیت دی جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا فضل یہاں تک شامل حال ہوا کہ نہ صرف یہ خواہش بر آئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسی میدان میں اور زیادہ آگے بڑھ کر قدم رکھنے کا موقع پیدا کر دیا یعنی انصار اللہ کے چندہ کی شرح دگنی ہوئی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا زندگی کے اس مرحلہ پر پہنچ کر مجلس انصار اللہ کے ہر رکن کو قریباً لاکھوں دفعہ دعا کرنے کی توفیق ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو وہ راہ نصیب کرے جو انعام یافتہ گروہ کی راہ ہے۔ یعنی صراط الذین انعمت علیھم آپ میں سے کون نہیں جانتا کہ یہ راہ قربانیوں کی راہ ہے جانی قربانیوں کی۔ مالی قربانیوں کی اوقات کی قربانیوں کی۔ جذبات کی قربانیوں کی کیونکہ انعام ہمیشہ قربانیوں کے نتیجہ میں ہی ملا کرتے ہیں حقیقی عید در اصل انہی کی ہوتی ہے جو رمضان کے سارے روزے رکھتے ہیں۔ سو چندہ انصار اللہ کی شرح کا بڑھنا ہماری لاکھوں دفعہ پکار کا سنا جانا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک مزید فضل اور احسان ہے۔ اس پر جس قدر بھی شکر کریں تھوڑا ہے لہذا خدمت کے اس مزید موقع کے پانے کا تقاضا ہے کہ ہم گذشتہ سال سے بھی بڑھ چڑھ کر اس میدان میں ذوق و شوق کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(بقیہ صفحہ ۳)

نام ایک ہی مذہب والوں کے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ یاجوج و ماجوج کا لفظ سیاسی فتنہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور دجال کا مذہبی فتنہ پر۔ پس ان دو قسم کی روایات کو ملا کر یہ حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے کہ یاجوج و ماجوج کے زمانہ میں جو اشاعت کفر ہوگی۔ اس کا مقابلہ ایک فارسی مرد کرے گا اور اس کے اس کام میں معاون بعض اور فارسی مرد بھی ہوں گے۔ پس فارسی الاصل ذوالقرنین کے ظل پر جو اعتراض پڑتا تھا اس کے تفصیلی حالات بیان کر کے ازالہ کر دیا اور اس واقعہ کو قرآن کریم میں بطور پیشگوئی کے بیان کر کے یہ بتا دیا کہ اگر ایک ذوالقرنین نے دنیوی طور پر یاجوج و ماجوج کے حملوں کی روک تھام کی تھی تو ایک اور ذوالقرنین ان کے مذہبی حملوں کی جو آئندہ زمانہ میں ہونے والے ہیں روک تھام کرے گا۔

(تفسیر کبیر سورۃ کہف زیر آیت ۸۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبیہ کالج ربوہ میں ایک مفید لیکچر

طبیہ کالج ربوہ میں سال کے دوران مختلف ماہرین فن اور فاضل اساتذہ کو بلا کر ان سے مفید لیکچر کروائے جاتے ہیں۔ اس ماہ کے شروع میں محترم ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد صدر شعبہ طبیعات تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو دعوت دی گئی آپ نے فرمایا

سائنس سے مراد وہ علم ہے جو تجربات اور مشاہدات کے بعد حاصل ہوا ہو۔ اس طرح طب بھی ایک سائنس ہے اور طب اور علم کیمیا کا باہم گہرا تعلق اور چولی دامن کا ساتھ ہے آپ نے فرمایا انسان نے آب حیات کی تلاش کرتے کرتے بعض ایسی دریافتیں حاصل کیں جن سے علم کیمیا اور طب کو بے شمار فوائد حاصل ہوئے۔ اور مدد ملی۔ اسیطرح سونا بنانے کی جستجو میں بہت سارے راز ظاہر ہوئے جس سے علم کیمیا اور طب کو مزید تقویت حاصل ہوئی۔ علم کیمیا کی طبی نقطہ نگاہ سے تشریح کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمایا کہ انسانی جسم کیمیاوی مرکبات کا مجموعہ ہے۔ گوشت میں پروٹین کی زیادہ مقدار پائی ہے جو کہ کیمیاوی بناوٹ ہے اسیطرح اعصاب اور ہڈیاں بھی کیمیاوی مرکبات کا مجموعہ ہیں ہڈیوں میں کیلشیم فاسفیٹ ۸۵٪ اور کیلشیم کاربونیٹ ۱۵٪ پائی جاتی ہے۔ بڑھاپے میں کیلشیم فاسفیٹ کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے ہڈیاں سخت ہو جاتی ہیں۔ اسیطرح خون بھی کیمیاوی مرکب ہے۔ اس میں فولاد وغیرہ اور گلوکوز وغیرہ پائے جاتے ہیں اگر اس کی کمی ہو جائے تو خون کی کمی لاحق ہو جاتی ہے۔ پسینہ بھی کیمیاوی عمل کی بنا پر بنتا ہے جس کا مقصد انسانی جسم کے درجہ حرارت کو طبعی حالت پر رکھنا ہے۔ بال بھی کیمیاوی عمل کا مرکب ہیں جس میں پروٹین اور گندھک وغیرہ پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب بال جلتے ہیں تو بدبو پیدا ہوتی ہے۔ غرض کہ انسان مکمل طور پر کیمیاوی عملوں کا نتیجہ ہے۔

پھر خوراک بھی انسانی جسم میں پہنچ کر کیمیاوی عمل کرتی ہے جس سے انسان کی طبعی قوت برقرار رہتی ہے اور جسم انسانی میں طبعی کیمیاوی تغیر یعنی کمی بیشی سے بیماری لاحق ہو جاتی ہے اسی کمی بیشی کو طبعی مقام پر لانے کے لئے علم کیمیا کا جاننا طبیب اور معالج کے لئے ازحد ضروری ہے۔" (صدر مجلس مذاکرہ طبیہ کالج ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم میاں بشیر محمد صاحب آف درہال (راجوری) لمبی علالت کے بعد ۳/۲ ۹ کو فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دوسرے دن بروز جمعہ بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم موصی تھے اور بہت مخلص احمدی تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

(محمد دین کارکن ریویو۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ (۱) ہمارے ایک مجاہد تحریک جدید مکرم حبیب الرحمٰن خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل ڈیرہ اسماعیل خان کی والدہ صاحبہ ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(۲) مکرم حکیم علی احمد صاحب معلم نظارت اصلاح وارشاد متعین بیدادپور آج کل بیمار ہیں اور گلاب دیوی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوف نے بذریعہ چیک اپنا چندہ تحریک جدید بھجوا کر احباب سے کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا کی ہے۔ قارئین الفضل ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ خاکسار کا لڑکا نجیب بعمر پانچ ماہ شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے اپنے فضل سے صحت والی لمبی زندگی سے نوازے (ملک بشیر احمد جہلمی انسپکٹر وقف جدید ربوہ)

۳۔ میرے والد محترم عبدالرؤف صاحب راجہ کو دل کا دورہ پڑا ہے سول ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت دے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔

(عبدالشکور راجہ۔ بھیرہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد علی صاحب بھٹی حال انچارج وسیم آباد فارم ڈاک خانہ بشیر آباد براستہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد نے درخواست دی ہے کہ میرا لڑکا عزیزم مبارک احمد بھٹی حالیہ جنگ کے دوران ربوہ کے نزدیک دریائے چناب کے پل کی حفاظت کے سلسلہ میں ریل کار کے حادثہ میں شہید ہو گیا تھا۔ مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ 5517-30/34 میں مبلغ 97/24 روپے جمع ہیں۔ میں مرحوم کا واحد وارث ہوں۔ کیونکہ مرحوم ابھی غیر شادی شدہ تھا لہٰذا درخواست ہے کہ مذکورہ امانتی رقم مجھے دلائے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

صدر محترم کی منظوری سے بمقام چک ۱۹۴/ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور میں مورخہ ۲۶ امان ۱۳۵۱ ش (۲۶ مارچ ۱۹۷۲ء) منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مرکزی نمائندگان بھی شرکت کریں گے ان شاء اللہ۔ ضلع لائل پور کے جملہ انصار سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع میں شمولیت فرماویں جزاکم اللہ۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ۔ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ نصرت کے سائنس بلاک کا افتتاح ۲۷ مارچ بروز سوموار ہوگا

انشاء اللہ تعالیٰ سائنس بلاک جامعہ نصرت کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۷ مارچ بروز سوموار شام چار بجے فرمائیں گے۔ قبل ازیں افتتاح کی تاریخ ۲۶ مارچ مقرر کی گئی تھی لیکن اب افتتاح ۲۷ مارچ بروز سوموار چار بجے شام عمل میں آئے گا۔

مدعوین کرام یہ تبدیلی نوٹ فرمالیں۔ اس تقریب میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ان سب بہنوں کی خدمت میں دعوت نامے بھجوائے جا رہے ہیں جنہوں نے تین سو یا اس سے زائد چندہ ادا کیا ہے۔ جن بہنوں کے پتوں کا علم نہیں ہو سکا۔ ان کے دعوت نامے صدر لجنہ مقامی کی معرفت بھجوائے گئے ہیں۔ جس بہن نے تین صد روپیہ سائنس بلاک کے لئے دیا ہو اور انہیں دعوت نامہ نہ پہنچے تو اطلاع ملنے پر انہیں بھجوا دیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نظارت تعلیم کا اعلان

پراجیکٹ ہائی سکول تربیلا میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے مطابق ملے گی۔ اس کے علاوہ ۴۰٪ پراجیکٹ الاؤنس اور رہائش کی سہولت میسر ہے۔

نمبر شمار	اسامی	کوالی فیکیشنز	تنخواہ	تعداد اسامیاں
۱	جونیئر لیڈی ٹیچر	ایف اے سی ٹی یا میٹرک کے جے وی یا ایس وی۔	۱۷۸/-	۲ عورتوں کے لئے ۱ مرد کے لئے
۲۔	سینئر سائنس ٹیچر	بی ایس سی فزکس کیمسٹری اور بی ایڈ بھی	۷۵۰ — ۳۰۰	۲ سینئر لیڈی سائنس ٹیچر
۳	پی ٹی آئی	کوالیفائیڈ	۲۱۵/-	۱۔ لیڈی
۴۔	سینئر لیڈی ٹیچر	ایم اے (انگلش) بی ایڈ	۷۵۰ — ۳۰۰	۱۔ سینئر لیڈی ٹیچر انگلش کلاسوں کے لئے۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جائیں۔ ایک ہفتہ کے اندر۔

ڈپٹی جنرل منیجر (آر۔ ایس۔ اے)
تربیلا ڈیم پراجیکٹ۔ ڈاک خانہ تربیلا ڈیم کالونی ضلع ہزارہ۔

نوٹ: درخواست دہندگان درخواست ارسال کرنے کے بعد نظارت تعلیم کو بھی فوری طور پر مطلع فرمائیں۔

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

پاکستان اپنی عزت و وقار کو برقرار رکھتے ہوئے سب سے دوستی کا خواہاں ہے

لاہور کے جلسہ عام سے صدر بھٹو کا خطاب

لاہور ۱۹ مارچ۔ صدر بھٹو نے آج یہاں نیشنل سٹیڈیم میں کم و بیش ۵ ½ لاکھ افراد کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ پاکستان بیک وقت چین، امریکہ اور روس سے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔ چین سے ہماری دوستی ہرگز کسی اور ملک کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہی ہم کسی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرانس اور مغربی جرمنی کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ان ممالک نے نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے میں جلدبازی سے کام لیا ہے

آپ نے کہا پاکستان کے برطانیہ سے قدیم روابط ہیں۔ وہ اب بھی اس سے دوستی رکھنا چاہتا ہے لیکن اب وہ دولت مشترکہ میں کسی صورت میں شامل ہونے کو تیار نہیں ہے۔ آپ نے بھارت اور ڈھاکہ کی انتظامیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہم ان سے بھی مذاکرات کرنا چاہتے ہیں تاکہ برعظیم میں مستقل امن قائم ہو مگر یہ مذاکرات برابری کے اصول پر ہونے چاہئیں۔ پاکستان نے شیخ مجیب کو اس لئے بلاشرط رہا کیا تھا تاکہ خیر سگالی کی فضا پیدا ہو۔ ہمیں توقع تھی کہ بھارت اور شیخ مجیب بھی اس کے جواب میں رواداری برتتے ہوئے ہمارے جنگی قیدیوں کو رہا کر دیں گے مگر افسوس ہے کہ انہوں نے ابھی تک ایسا نہیں کیا۔ آپ نے کہا میں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گا جب تک ہمارے جنگی قیدی واپس نہیں آتے۔ ہم عزت کی زندگی چاہتے ہیں اور کبھی ذلت برداشت نہیں کریں گے۔ آپ نے نازک وقت میں پاکستان کا ساتھ دینے پر مصر، سوڈان، ایران، لیبیا اور سعودی عرب اور دیگر اسلامی ممالک کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ لیبیا نے اس موقع پر ہماری جو خاص مدد کی ہے اس کا میں خاص طور پر شکر گزار ہوں اور اس کے اعتراف کے طور پر یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ اس نیشنل سٹیڈیم کا نام قذافی سٹیڈیم ہوگا۔ آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ اگر شیخ مجیب نے بہاریوں پر مظالم بند

بھارت نے نام نہاد بنگلہ دیش سے فوجی معاہدہ کر لیا

ڈھاکہ ۱۹ مارچ۔ آج ڈھاکہ میں نام نہاد بنگلہ دیش کی حکومت نے بھارت کے ساتھ ۲۵ سال کے لئے سلامتی کے ایک معاہدہ پر دستخط کئے۔ جس میں کسی تیسرے ملک کی طرف سے حملہ کی صورت میں دونوں ملک مشترکہ دفاعی اقدامات کریں گے۔ اس معاہدے پر آج اندرا گاندھی اور شیخ مجیب الرحمٰن نے دستخط کئے۔ مبصرین کے بیان کے مطابق یہ اسی قسم کا فوجی معاہدہ ہے جیسا کہ گزشتہ سال بھارت اور روس کے درمیان ہوا تھا۔

نہ کرائے تو میں مغربی پاکستان میں مقیم ان بنگالیوں کی حفاظت کی گارنٹی نہیں دے سکتا جن کی اب تک پوری حفاظت کی گئی ہے۔

اعلان

ایک چابیوں کا گچھا مسجد مبارک سے گول بازار جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا ہے اگر کسی دوست کو ملے تو خاکسار کو دے دیں۔
(محمد اسمٰعیل خلیل دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

خوش قسمتی آپ کی منتظر ہے
۵ روپے ۱۰ روپے ۱۱ روپے والے
انعامی بانڈ خریدیئے
۵ روپے والے بانڈ پر دس دس ہزار روپے کے دو انعام
۲۴۴ دیگر انعامات
۱۰ روپے والے بانڈ پر پہلا انعام ۲۵ ہزار روپے
۱۹۲ دیگر انعامات
۱۱ روپے والے بانڈ پر پہلا انعام ایک لاکھ روپے
۵۷۵ دیگر انعامات
انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے
اب نیشنل سیونگز کے دفاتر سے بھی دستیاب ہیں
بچت کیجئے
ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد